INSTITUTE OF ISLAMIC STUDIES

فکرِ شباب

سیّد ریاض حسین شاہ

Marfat.com

فکرِ شباب

سیّد ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ

خیابان سیّد سیکٹر III راولپنڈی

Marfat.com

اللہ کی ہر نعمت پر شکر واجب ہے۔ شباب اور جوانی بھی خدا کی نعمت ہے۔ اس لیے اس پر بھی شکر واجب ہے۔ کتنے بخت آور ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جنھیں اللہ جل جلالہٗ اپنے اس عطیے سے نوازتا ہے اور طاقت، قوت، حُسن جمال ایسی عطاؤں کے دروازے کھول دیتا ہے۔

جوانو! غور کرو وہ اللہ کی ذات جس کے قبضۂ قدرت میں ارض و سماء ہے ـــــ فلک و نیلی ہے ـــــ گھنگھور گھٹائیں ہیں ـــــ خوش منظر ـــــ فضائیں ہیں ـــــ حرکت و ثبات ہے ـــــ جماد و نبات ہے ـــــ

ـــــ یمین و یسار ہیں ـــــ دریا و اَبحار ہیں۔

روشن دن اور گہری راتیں، سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے، یہ موت و حیات کے سلسلے اسی نے شروع کئے۔ یہ گورے اور کالے انسان اسی نے پیدا کئے۔ ان وحوش و طیور کو جان اسی نے بخشی یہ بوڑھے اور ناتواں لوگ اسی کے حکم سے کر خمیدہ ہوئے، یہ وہی ہے، جو چاہتا ہے سو کرتا ہے، چاہے تو امیروں کو غریب اور غریبوں کو امیر کر دے۔ چاہے تو شاہوں کو گدا اور گداؤں کو شاہ بنا دے۔ چاہے تو معصوم بچوں سے ظلِ پدری چھین کر انہیں یتیم بنا دے اور چاہے تو خوش عیش عورتوں کے سہاگ چھین کر ـــ انہیں بیوہ کر دے اسی پر کسی کا زور نہیں، وہ خدا ہے، ہم بندے۔ وہ جابر ہے، ہم مجبور ـــــ وہ خالق ہے، ہم مخلوق ـــــ وہ

Marfat.com

مراد ہے ہم مرید ـــــ وہ قادر ہے، ہم مقدور ـــــ وہ مالک ہے، ہم مملوک ـــــ مرضی اسکی چلتی ہے، بندہ چاہے بھی تو کیا چاہے، قدریں ساری تو اسی کے ہاتھ میں ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

مانا کہ آج تم جوان ہو ـــــ آج تم طاقت میں ہو ـــــ آج تم اپنے جیسا کسی کو نہیں سمجھتے ـــــ آج تمہاری نظر شوخ شوخ ہے ـــــ آج تمہارے ارادے شرر شرر ہیں ـــــ آج حسن تمہارے گرداگرد گھومتا ہے ـــــ آج ادائیں تمہارا طواف کرتی ہیں۔

تسلیم کیا! ـــــ دولت بھی تمہارے پاس ہے ـــــ ثروت بھی تمہارے پاس ہے۔ دوڑتی گاڑیاں اور فلک بوس عمارتیں بھی تمہارے پاس ہیں۔ دوستوں کی کثرت اور رشتوں کی فراوانی، سب کچھ تم رکھتے ہو۔ چلو یہ بھی مان لیا کہ تم چاہو تو ستارے جڑ جائیں اور پہاڑ اُڑ جائیں اس لیے کہ دنیا تمہاری ہے اور اس سے بھی انکار نہیں کہ: ـــــ

بچپنے کی لاشعوری ـــــ بڑھاپے کی ناتوانی ـــــ غربت کی پریشانیاں ـــــ مسکنت کی قیامت سامانیاں ـــــ تہی دست ہونے کے درد اور محتاج ہونے کے اضطراب تم نے کچھ بھی نہیں دیکھے۔

چلو یہ بھی سہی کہ: ـــــ

ماں تمہیں ہی اپنا قبلہ سمجھتی رہی ـــــ باپ تمہیں ہی اپنا مقصود تصور کرتا رہا ـــــ اُستاد اپنا دستِ شفقت تمہارے ہی سر پہ رکھتا رہا۔

ماحول تم پر ہی فدا ہوتا رہا ـــــ معاشرہ تمہاری رائے ہی کو قوی سمجھتا رہا۔ فیصلہ و قضاء کی طنابیں تمہارے ہی ہاتھ میں رہیں۔

بلکہ ایسے بھی کہہ لو کہ: ـــــ

Marfat.com

خوبیوں کا مرجع ـــــ محاسن کا مصدر ـــــ حقوق کا محور ـــــ
دادو تحسین کا مرکز ـــــ سب کچھ تم ہو۔

لیکن کبھی سوچا اور غور کیا کہ؛ ـــــ

قطرہ آب سے کون پیدا ہوا؟ ـــــ رحمِ مادر میں بے کسی کی زندگی کس نے بسر کی؟ ـــــ بچپنے میں قدم قدم پر ناتوانیوں کے ہجوم نے کسے گھیرا؟ ماں کی مامتا کے لیے کون ترسا؟ باپ کی شفقت کے لیے کون تڑپا؟ ـــــ سردیوں کی شدت نے کس کو رلایا؟
گرمیوں کی حدت نے کس کو تنگ کیا؟ ـــــ

نجاست کے لتھڑے کپڑوں میں راتیں کس کی گزریں؟ ـــــ غلاظتوں کے ڈھیر میں کون آلودہ ہوا؟ معصوم معصوم ہاتھوں کو دوسروں کے ٹکڑوں کی طرف کس نے پھیلایا؟ ـــــ کج مج زبان سے مہمل باتیں کس نے کیں؟

اور پھر یہ بھی کہ ـــــ

شباب ہمیشہ رہے گا؟ ـــــ طاقت پیہم ساتھ دے گی؟
بڑھاپا نہیں آئے گا؟ ـــــ عمر کے سائے نہیں ڈھلیں گے؟
موت کی ہچکیاں نہیں لگیں گی؟ ـــــ خدا کی کچہری میں پیشی نہیں ہوگی؟

جوانو! چاند بھی ایک صورت میں نہیں رہتا۔ کبھی ہلال، کبھی قمر، کبھی بدر ہوتا ہے۔ تمہیں بھی اس دنیا میں سدا نہیں رہنا۔ یہاں جو آیا ہے جانے کے لیے اور جو پیدا ہوا ہے وہ مرنے کے لیے بقا تو صرف اللہ ہی کی ذات کے لیے ہے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (الرحمٰن: ۲۶، ۲۷، ۲۸)

ترجمہ: "جو بھی ہے سو اُسے فنا ہے، باقی تو صرف تیرے رب کی ذات ہے، بزرگی اور عظمت والا۔ پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔"

Marfat.com

آج ہمارے نوجوانوں کی حالت پتلی ہے ——— ان کی سوچ سرسری ہے ان کے اخلاق کھوکھلے ہوچکے ہیں ——— ان کی پیشانیاں سجدوں کے نور سے محروم ہیں ——— ان کی آنکھیں آبِ عصمت سے خالی ہیں ——— ان کے دِل دردِ محبت اور غمِ مِلّت سے ناآشنا ہیں ——— ان کی مجلسیں شہوانی باتوں سے بھرپور ہیں ——— ان کی زبانیں جنسی بے راہ روی سے آلودہ ہیں۔ ان کا تخیل بربادیوں کا شکار ہے ——— ان کے افکار باطل تصوّرات کے اندھیروں میں ڈوبے ہیں ——— مغربی تقلید نے ان کے ہاں اسلامی نظریاتی خیموں کو اُجاڑ رکھا ہے۔

ہم پاکیزہ شباب اور مطہر فکر رکھنے والے نوجوانوں کی بات نہیں کرتے ہیں شکوہ نوان شرزدوں سے ہے۔

جنہیں بہن اور ماں کی تمیز نہیں ——— خیر اور نیکی کا پاس نہیں صُبح خرمستیاں، شام آوارہ گردیاں ——— گلیوں میں تنکوں کی طرح اُڑنا ——— کوچوں میں خاک کی طرح ذلیل ہونا ——— ادھر جھانکنا اُدھر تاڑنا اسے گالی، اسے چھیڑنا ——— پڑھنے سے گریز، کھیلنے سے شغف ——— چلنا تو اکڑ اکڑ کر، بولنا تو بگڑ بگڑ کر، ہنسنا تو کھل کھل کر، کھانا تو مچل مچل کر، سونا تو بجھ بجھ کر، جاگنا تو رُک رُک کر، مستی ہی مستی نشہ ہی نشہ۔

ماں کا ادب نہیں ——— باپ کا احترام نہیں ——— اُستاد کی توقیر نہیں۔ شرم جہاں نہیں ——— خوفِ خدا نہیں ——— قدم قدم نغمے گام گام گانے ——— لحظہ لحظہ غفلت ——— لمحہ لمحہ جہالت ——— عُریانیت کے طوفان ——— فحاشی کی آندھیاں ——— کس سے گِلہ کسی سے شکوہ

اے بندگانِ خدا سوچو تو سہی! سُنو تو سہی! تمہارا خدا تم سے کیا کہتا ہے۔

Marfat.com

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (سورۂ یونس آیت ۲۵:۲۷)

ترجمہ: "اللہ کی دعوت سلامتی کے گھر کی طرف ہے اور جسے چاہتا ہے، وہ سیدھی راہ کی ہدایت بخشتا ہے، وہ لوگ جو نیکیاں کرتے ہیں۔ ان کے لیے بہتر جزا ہوتی ہے اور وہ بڑھتی بھی رہتی ہے۔ ان کے چہروں پر نہ تو سیاہی چڑھتی ہے اور نہ ہی ذلت ظاہر ہوتی ہے ایسے ہی لوگ دراصل جنتی ہوتے ہیں اور وہ جنت ہی میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ لوگ جنہوں نے برائیاں کمائیں ان کا بدلہ برائی ہی کی مثل ہوگا۔ ذلت ان پر نمایاں ہوگی، اللہ سے انہیں کوئی بچانے والا نہیں۔ چہرے ان کے ایسے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے چڑھا دیئے گئے ہوں، ایسے ہی لوگ دوزخی ہوتے ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔"

نوجوانو! کبھی غور کیا کہ:

تم کس شجر کی شاخ ہو ــــــ کس پھول کی کلی ہو ــــــ کس آسمان کے ستارے ہو۔
کس پربت کا ناز ہو ــــــ کس کہکشاں کا حسن ہو ــــــ کس چمن کے پروردہ؟
کس نور کی جھلک ہو ــــــ کس آنکھ کی ٹھنڈک اور کس دل کی دھڑکن ہو؟
کس آغوش نے تمہیں پالا ہے؟

یقیناً تم جانتے ہوگے کہ تمہارے ہاتھ میں پکڑی ہوئی رسّی کا دوسرا سرا فخرِ رسالت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہے، کیا تم یہ بھول گئے ہو کہ تمہارے کانوں

Marfat.com

نے دُنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلی آواز جو سُنی تھی وہ خالقِ ارض وسما سے وفا اور سکونِ فلک وثریٰ رسالت مآب علیہ السلام کی غلامی کی دعوت تھی اور یہ بات بھی شک وشبہ سے بالا ہے کہ تمہاری زبان نے بارہا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میٹھے میٹھے نام کی مالا جپ کر وفاؤں کا اظہار کیا ہے، تمہیں جس ماں نے پالا ہے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی فدائی تھی. تمہیں جس باپ نے تربیت دی ہے وہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلام تھا. تم نے جس ماحول میں آنکھ کھولی ہے یقیناً اس میں دعوتِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پہنچی ہے. تم اگر برباد ہوئے، تمہارے اخلاق اگر کسی نے بگاڑے ——— تم اگر فساد کے کھو کھلے دہانے پر آ کھڑے ہوئے ——— تو اس میں سارا قصور، ساری کمزوری اور ساری غلطی اس شرذمہ ذلیلہ کی ہے جسے تم اپنا سمجھتے رہے ہو. یہ سارا فساد یہ سارا جرم یہود کا ہے" نصاریٰ" کا ہے، مشرکین کا ہے اور ہر اس تہذیب کا ہے، جس میں الحاد وفساد کو میٹھا اور شیریں بنا کر دکھایا گیا ہے.

ان ہاتھوں کو پہچانو جنھوں نے تم سے قرآن چھینا اور بلّہ گیند تھمایا ——— ان سازشوں کو بے نقاب کرو، جنھوں نے سُنتِ مصطفےٰ کی تصویر تم سے اوجھل رکھی اور فلموں کے پردوں پر تمہاری ہی بہنوں کی تھرکتی تصویریں تمہیں دکھا کر تمہاری غیرت کو سلایا، یہاں تک کہ تم اپنی بہنوں اور ماؤں کو برہنہ دیکھ کر مستانے ہاتھیوں کی طرح اور شہوانی ریچھوں کی طرح ناچنے لگے، ہاں ان حاکموں کو بھی معاف نہ کرو. جنھوں نے قوم کے گلے میں اسلام کا تعویز توڑ ڈالا لیکن نظامِ زندگی سے ابلیسی مشوروں کو نکال نہ سکے.

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ

(النمل: ۲۴)

Marfat.com

ترجمہ: "اور شیطان نے ان کے لیے عمل کچھ یوں آراستہ کیے کہ سیدھی راہ ہی سے روک دیا پس وہ راہ نہیں پاتے۔"

اس زار و زبوں دُنیا میں رہتے ہوئے تم نے ضرور یہ جان لیا ہوگا کہ آج انسانیت کو خطرات نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ چار سُو بے یقینی کی فضا نے آدمیت کو لرزا کر رکھ دیا ہے، شاید تم سمجھتے ہو کہ میرا اشارہ مہلک ہتھیاروں کی تخلیق کی طرف ہے یا عالم کُش اور نفس سوز زہریلے بموں کو میں انسانوں کے لیے فساد انگیز تصوّر کرتا ہوں۔ اپنی جگہ یہ ساری چیزیں خوف آفریں ہیں، لیکن اس دُنیا کے باسیوں کا اصل مسئلہ ان عالی اقدار کا مٹ جانا ہے۔ جن سے انسانیت صحیح معنوں میں ارتقاء کی منزل پر گامزن ہو سکتی ہے۔ چکی کا پاٹ خطرناک اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنے محور سے سرک جائے آج کے انسان کا اصل مسئلہ (PROBLEM) یہ ہے کہ وہ اپنے مرکز سے ہٹ چکا ہے۔ انسانیت کو اپنے مدار پر دوبارہ لانے کے لیے ایک زبردست علمی و عملی اور رُوحانی انقلاب کی ضرورت ہے اور ایک ایسی قوت بھی درکار ہے جو اس عظیم کارنامے کو بجالانے کے لیے اپنا کندھا آگے بڑھائے۔

اب مشاہدات اور عالمی حالات نے اس بات کو پُوری طرح خارج از بحث کر دیا ہے۔ کہ انسانوں کے لیے مغربی طریق حیات نفع مند ہے یا مشرقی فکرِ خود آفرید؟

زندگی کی دوڑ میں یونان کا فلسفہ، مشرق کی روایات اور مغرب کے نظام سب ناکام ہو چکے ہیں۔ انسانیت نے قدیم جدید اور دائیں بائیں سب سے مایوس ہو کر اس حقیقت کی طرف سفر شروع کر دیا ہے جس سے امن و سکون کی جنتیں آباد ہو سکتی ہیں اور صحیح بات یہ ہے کہ یہی آدمیت کا اصل مرکز ہے۔ اسے ہی اسلام اور ایمان ایسی اصطلاحوں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ رُوحانی کائنات کا یہی وہ محور ہے۔ جس کے گرد گھوم کر عالمی امن اور اُخروی سعادتوں کی ضمانت مہیا کی جا سکتی

Marfat.com

ہے لیکن سوال یہ ہے کہ انسانوں کی ضرورت نظریات کی تلاش نہیں قیادت کی جستجو ہے۔ اب کون ہیں وہ لوگ جن کی مردانہ قوت اور فتوانہ شان فنافئ انسانیت کو اٹھا کر صراطِ مستقیم پہ رواں کر دے۔ انسانی علم کا یہ عظیم کارنامہ ایٹمی توانائی سے سرانجام نہیں دیا جاسکتا۔ تسخیر کائنات کے ایجاداتی مظاہرے انسانوں کی ارواح کو ٹھنڈک اور سکون نہیں پہنچا سکتے۔ آخر اس قوت کی تلاش کیوں نہیں کی جاتی جس نے ماضی کی تاریخ میں اس نوعیت کا ایک عظیم انقلاب بپا کیا ہے اور یقیناً وہ نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، یہی وہ طاقت ہے جسے آج بھی استعمال کیا جائے تو عالمی بے چینی دُور کی جاسکتی ہے لیکن اس قوت کے زور آور استعمال کے لیے ایسے ری ایکٹر REACTOR چاہئیں جن کے اندر فطرت نے انقلابی صلاحیتیں ودلیعت کی ہوں میرے خیال میں بجا طور پر اسلامی برقی قوتیں ملت کے نوجوان ہیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا وتیرہ بدل لیں اور قومی ترقی اور ملی نمو کا احساس ان میں اُجاگر ہو جائے۔

یہ ہو سکتا کہ وہ نفسیاتی سکون کے حصول کے لیے بربادیوں کا سارا بوجھ اپنے بزرگوں کے کندھوں پہ پھینک دیں یا پھر توجیہہ اور توضیح کا یہ راستہ اختیار کر لیں کہ یہ دور شرافت کا نہیں، یہاں نیکی کو تحریکی صُورت میں اپنانے پر مذاق بننے والی بات ہے۔ یہ بحث تو الگ ہے، نیک لوگ اگر یہ فلسفہ اپنالیں کہ "ہر شخص نے اپنی اپنی قبر میں جانا ہے"، اور مغرور عناصر یہ منطق اختیار کر لیں کہ ہمارا دور نیکی کا دور ہی نہیں، تو نتیجہ کیا برآمد ہوگا" یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ یہ معقولیت نہیں کہ چوروں کو دیکھ کر آدمی چور اس لیے بن جائے کہ اگر میں چور نہ بنا تو لوگ مذاق کریں گے۔ شرابیوں کو دیکھ کر شراب اس لیے پی جائے کہ اگر میں نے شراب نہ پی تو لوگ مجھ سے ٹھٹھہ کریں گے۔ اس وقت نوجوان مُسلمان فسق و فجور کو بطور فیشن اپنا رہے ہیں۔

Marfat.com

محض اس لیے کہ اگر ہم نے اس غلیظ تہذیب کی بساط کو یکسر اُلٹ دیا تو مذاق بن جائیں گے۔ حالانکہ قیامت کا معاملہ بالکل ہی دوسری نوعیت کا ہوگا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ ○ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ○ وَاِذَا انْقَلَبُوْا اِلٰی اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ○ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْا اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَضَآلُّوْنَ ○ وَمَا اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ○ فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَ (المطففین، ۲۹ تا ۳۴)

ترجمہ: مجرم لوگ (دُنیا میں) ایمان والوں سے ہنسا کرتے تھے، جب کبھی ان پر ان کا گزر ہوتا تو آنکھ سے اشارہ کردیتے، جب اہل و عیال کے پاس آتے تو خوشیاں لُوٹتے اور مُسلمانوں کو دیکھتے تو کہہ دیتے کہ یہ لوگ تو بہکے ہوئے ہیں، حالانکہ انہیں مسلمانوں پر محافظ تھوڑا ہی بنایا گیا۔ یومِ آخرت تو بس اُس دن ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے۔

نوجوانو! اس وقت تمہاری سوسائٹی وہ حمام بن چکی ہے جس میں اس کا ہر رُکن ننگا کھڑا ہے۔ بجائے اس کے کہ بے حیائی کا یہ انداز تم خود اپناؤ اس کے خلاف سینہ سپر ہوجاؤ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی سُنّت کے مطابق ایک ایسے جہاد کا آغاز کرو جس کے نتیجہ میں خُدا کا دین تمام شیونِ حیات میں غلبہ حاصل کرے۔

حَتّٰی یَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ

شاید اپنی جگہ تم یہ اُمید لگائے بیٹھے ہو کہ زندگی کا یہ عالی مقصد پُورا کرنے کے لیے ایک ارب مُسلمان موجود ہیں، پچاس سے زیادہ اسلامی ریاستیں کام کر رہی ہیں اور زمین پر لاکھوں مسجدوں کے مینار اُٹھائے جارہے ہیں۔ یاد رکھو میں قرآنِ مجید کے گہرے اور عمیق مطالعے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس عالمِ رنگ و بو میں اس وقت ایک جہالت وہ ہے جو دُنیائے کفر کی طرف سے پھیلائی جارہی ہے اور دوسری وہ جسے مُسلمان بغل میں دبائے ہیں

Marfat.com

ایک طاغوت کفر کی صورت میں ہے اور دوسرا طاغوت تمہاری وہ مسلمان ریاستیں ہیں جن میں خدا کے دین کی بجائے سرمایہ داریت، شہنشاہیت، جنگل راج، اشتراکیت اور عبث جمہوریت کے صنم پوجے جا رہے ہیں۔ اب تم بتاؤ ایک گھر کو آگ لگ جائے تو اسے بجھانے کی سر توڑ کوشش کی جاتی ہے، سارا عالم بدی اور شرک کی آگ میں جل رہا ہے لیکن کیا مسلمان کیا کافر اسے بجھانے کی بجائے اس پر تیل چھڑک رہے ہیں۔

لَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهٖ أَحَدًا (الکہف ۲۶: ۲۶)

ترجمہ: وہ اپنی حکومت میں کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔

ان ناربداماں حالات میں زندہ دلوں کی دھڑکن اور فطرت کی آواز نوجوان ہی ہو سکتے ہیں، جن کے جلنے، کٹنے، مرنے اور قربانی دینے سے وہ نسل کھڑی ہو سکتی ہے۔ جس کی حرکت و محنت سے اس دنیا کا نقشہ بدلا جا سکتا ہے اور خلافتِ الٰہیہ جیسا پاک مقصدِ رسالت پورا کیا جا سکتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ○ (النور ۵۵)

ترجمہ: وہ لوگ جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے عمل کیے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ زمین میں ان کی خلافت ضرور قائم فرمائے گا، جیسا کہ ان سے پہلوں کو خلافت سے نوازا اور یہ بھی کہ وہ دین جسے ان لوگوں کے لیے پسند کیا گیا ہے ضرور مستحکم فرمائے گا۔ نتیجتاً یہ اس قانون کی برکت ہی ہو گی کہ اللہ خوف کو امن سے بدل دیں گے پس چاہیے کہ لوگ میری ہی عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں۔

Marfat.com

قیامِ خلافت اور نظامِ عبادت اسلام میں ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں اور ان دونوں کے حصول کے لیے ایک مسلسل جہاد کی ضرورت ہے اور ظاہر ہے کہ یہ مواد اللہ تعالیٰ نے صرف نوجوانوں کو عطا کر رکھا ہے۔

نوجوانوں کی اس وقت دو قسمیں ہیں ایک وہ جو کا ملاً اپنے آپ کو بندۂ شیطان بنا چکے ہیں اور دوسرے وہ جن کی آنکھوں میں ابھی تک دینی غیرت اور حمیت موجود ہے اور ان معصوم دینی نوجوانوں کی بدقسمتی کہ مذہبی جاگیر داری نظام نے انہیں اپنی بوسیدہ روایات کی پرستش کا اس قدر خوگر بنا دیا ہے کہ اسلام کا انقلابی فلسفۂ حیات ان کی سمجھ سے از حد باہر ہو گیا ہے۔ ایک عرصہ سے گوہر نظر جوانوں کے شباب ڈھل کر بڑھاپے میں ڈھل رہے ہیں اور مسلمانوں کی پارہ نظر نسلیں آنے والی نسل کی گود میں دم توڑ رہی ہیں لیکن روایتی جنون کے سیّاہ ناگ برابر کاٹتے چلے جا رہے ہیں۔ یہاں یہ امر بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ ہم روایات دشمنی سے ہرگز مادر پدر آزاد ہونا مراد نہیں لیتے ہماری نظر میں اب بھی "انقلاب" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی کامل اور مکمل اطاعت اور اتباع ہی سے آئے گا۔ لیکن ہمارے نزدیک اتباع اور اطاعت کا مفہوم نہایت وسعت رکھتا ہے۔ ہم انقلاب کے لیے اس جدید دور میں بھی ایک زبردست، ٹھوس اور ثمر آور تحریک کے لیے منہج رسالت کی جزء بجز اطاعت لازم تصور کرتے ہیں، بات یہ ہو رہی تھی کہ دینی نوجوانوں کا معصوم اور مظلوم گروہ بُری طرح "مولویانہ رقابتوں" کی بھینٹ چڑھ رہا ہے۔ فرقہ وارانہ ابحاث اور طلسمات نے ایک پوری نسل کو مسل ڈالا ہے۔ خانقاہ اور محراب باستثنائے نیک دلاں مایوسی اور بدنظمی کے جھنجھوں سے کھیل رہے ہیں۔ مادہ گیری کے جتنے طریقے یہاں سے جنم لیتے ہیں۔ ابلیسی ماہرینِ معاشیات کے علم میں بھی نہ ہوں گے۔

Marfat.com

ہمارا مقصد کسی بھی "حلقہ آدمیت" سے مخالفت برائے مخالفت نہیں بلکہ ہم تو "نوجوانوں کی ایک ایسی" ٹیم" دیکھنا چاہتے ہیں جو قرآن اور سُنّتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلّم کا فہم ٹھیک دورِ رسالتِ مآب علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے تناظر میں رکھ کر حاصل کرے اور پھر یکسوئی سے دینی دعوت عام کرے لیکن کمال کی حد تک ——— عمل کرے لیکن اخلاص کا نُور لے کر ——— جہاد کرے لیکن فیصلہ کُن عزائم سے اور نتیجتاً اسلام ——— نافذ کرے، انسانیت کی بھلائی کے لیے اس راہِ حق میں ؛ دولت اس کے راستے بدل نہ سکے.

جزوی اقتدار اس کی گردن جُھکانے میں ناکام ہو جائے.

جہالت نُورِ بصیرت چھیننے میں مُنہ کی کھائے.

باطل عناصر کے مُسلّم شکن حربے اُن ہی کی پاؤں کی زنجیر بن جائے.

میں اچھی طرح سمجھتا ہُوں کہ لکھتے ہُوئے میرا قلم خجالت سے پسینہ پسینہ ہے. حروف انقلاب پیدا نہیں کرتے، انقلاب کے لیے ایک جانباز، ایماندار اور حوصلہ کیش قوم درکار ہوتی ہے. شاید قوم سازی اور استقبال نوازی کی یہ عظیم خدمت کسی غریب گھرانے کا کوئی نوجوان سرانجام دے دے.

لیکن خاک ہو جائیں گے ہم اُن کو خبر ہونے تک.

مے کشی کی رسم نبھانا آسان ہے اور ہاؤ ھو کی محفلیں ممکن لیکن دل کی تاروں پر حقیقت کا نغمہ چھیڑنا اور لوگوں کے خُون کو مائل بہ جہاد کرنا کارے دارد.

نوجوانو! ہم نے پاکستان بنانا ہے. اپنے اجسام پر ——— اپنے اجساد پر اپنی ارواح پر سیرت میں کردار میں، زمان و مکان میں، حالات خواہ کیسے بھی ہُوں ——— ہمیں پاکستان بنانا ہے ——— پاکستان کو پاکستان بنانا ہے جل کر، کٹ کر، مر کر ——— خدا کی ساری زمین کو پاکستان بنانا ہے ———

Marfat.com

اسلامستان بنانا ہے ـــــ نورستان بنانا ہے ـــــ خدا کی تائید سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ سے اور قرآن کے نور سے ـــــ پاکستان بنانا ہے ـــــ انشاء اللہ بنانا ہے ـــــ

یاد رکھو!

جہاں قرآن نہیں ـــــ جہاں نبیؐ کی سُنت نہیں ـــــ جہاں اسلام کا نور نہیں ـــــ وہ پاکستان نہیں ـــــ وہ امراء کا عشرت کدہ ہے ـــــ وہ جاگیرداروں کی سیرگاہ ہے ـــــ وہ سرمایہ داروں کی شکارگاہ ہے ـــــ وہ افسروں کا قحبہ خانہ ہے ـــــ وہ سیاستدانوں کا اکھاڑا ہے ـــــ وہ سپہ سالاروں کی جاگیر ہے ـــــ وہ بندروں کا ملعب ہے سرخوں کا بھٹ اور آدابِ غلامی سکھانے کی تربیت گاہ ہے۔

مُسلم جوانو! میرے جگر کے ٹکڑو!

نہ مانو! قطعاً نہ مانو!

افسر شاہی کو ـــــ بادشاہی کو ـــــ شہنشاہی کو ـــــ وزیر شاہی کو ـــــ نفس شاہی کو ـــــ شیطان شاہی کو ـــــ درہم شاہی کو ـــــ ریال شاہی کو ـــــ اور دولت شاہی کو ـــــ

اور اب ہو ہی جاؤ آمادۂ مخالفت:

زمانے کے ہر فرعون کے خلاف ـــــ زمانے کے ہر نمرود کے خلاف ـــــ زمانے کے ہر یزید کے خلاف ـــــ

نہ مانو! غیر اسلامی اور باطل قوانین کو!

خدارا نہ مانو ـــــ تمہیں تمہاری عاقبت کا واسطہ ـــــ نہ مانو! طاغوت کو سوشلزم اور کمیونزم کو، فتنہ کو اور فساد کو ـــــ ظلم اور استحصال کو!

Marfat.com

ماننے کے لیے صرف اللہ ہے ـــــــ رسولؐ ہے ـــــــ قرآن ہے۔ اور سنتِ نبیؐ ہے۔ ہمیں تمھارا انتظار ہے، آؤ مل کر جہاد کریں اور تادمِ آخر جہاد کریں۔

اسلام کے غلبہ کے لیے ـــــــ خدا کی رضا کے لیے ـــــــ اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کی خاطر۔ اگر تم ہمارے ساتھی ہو اور یقیناً ہو۔ تو ایمان مضبوط کرو ـــــــ یقین محکم رکھو ـــــــ نمازیں قائم کرو ـــــــ احکامِ خدا بجالاؤ[1]۔ مال و جان کی قربانی دو عزت کو داغ ندامت بناؤ ـــــــ سنجیدگی اختیار کرو ـــــــ بڑوں کی عزت ان کا حق سمجھو۔ چھوٹوں پر شفقت لازم رکھو ـــــــ عصری علوم میں مہارت پیدا کرو۔ قرآن کی تلاوت کرتے رہو ـــــــ محبت کا نور پھیلاتے رہو ـــــــ حسد بغض اور چغلی سے بچو ماں باپ کا ادب کرو ـــــــ لباس ہمیشہ سادہ پہنو ـــــــ علم سیکھتے رہو ـــــــ خیانت سے باز رہو ـــــــ وعدوں کا پاس رکھو ـــــــ وقت کی پابندی کرو ـــــــ اللہ کے محبوب بندوںؒ کے مزارات پر حاضری دیتے رہو۔ جھوٹ کسی بھی حالت میں نہ بولو ـــــــ ساتھیوں کی عیب پوشی کرو ـــــــ رشتہ داروں کے حقوق ادا کرو۔ نیکی کا حکم دیتے رہو ـــــــ برائی سے منع کرتے رہو۔ بیشک اللہ تم سے راضی ہو گا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت تمہیں نصیب ہوگی۔ اے تاریکیوں میں روشنیوں کے انقلاب لانے والی ذات! راہِ حق میں وہ ساتھی نصیب فرما جن کی معیت سے تکمیلِ مقصد کی منزل آسان ہو اور زندگی کا سفر سکون سے گزرے اور جب ہم دنیا سے اُٹھیں تو ہمارے نیک وارث، مقاصد کی شمع کو روشن رکھیں۔ آمین

بجاہ سید المرسلین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سائر المرسلین خصوصاً علیٰ خاتم النبیین۔

[1] نظامِ عبادت کو سمجھنے کے لیے سید ریاض حسین شاہ کی تصنیف "معراجِ زندگی" کا مطالعہ مفید رہے گا۔

Marfat.com

حرف حرف دھڑکتا ہوا، لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی!

حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی رُوح پرور انقلاب انگیز تصانیف
خود پڑھیے، دوسروں کو پڑھائیے۔

تبصرہ سورۂ یٰسین	قرآن حکیم کی جمال آرا اور حکمت افروز تفسیر
معجم اصطلاحات	علمی دینی اصطلاحات کا نادر مجموعہ
سنابل نور	مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہ العزیز کی محافل نور کی حکایات مہر و محبت
صبح زندگی	اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کیلئے حیات جاوداں کا پیغام
صفیر انقلاب	خواب غفلت میں ڈوبے ہوئے افراد ملت کے لیے دعوت عمل
پروقار محبت عزت نواز عشق	حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل
سراغ زندگی	فلسفۂ عبادت پر ایک منفرد تحریر
حقیقت تقویٰ	تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

- Philosophy of Taqwah
- Path to Eternity
- Dignified love that glorifies
- A Call for Revolution (U.P)

◆ میلاد النبی بیانِ برکت ◆ حسن السمت ◆ فکر بنات ◆ فکر شباب ◆ معیار عمل ◆ بار امانت
◆ سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ ◆ ابو درداؓ ◆ عبد الرحمن بن عوفؓ ◆ جعفر بن ابی طالبؓ ◆ مصعب الخیرؓ
◆ عباس بن عبد المطلبؓ ◆ صہیب بن سنانؓ ◆ بلال حبشیؓ ◆ ابو ایوب انصاریؓ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر ۳ راولپنڈی
اتفاق مسجد ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن، لاہور

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com